جلد ۲۹ | ۲۵ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۲


# "سارے اختلافات کی جڑ" میں مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے تغیر و تبدل

ایک وقت تھا۔ جب جناب مولوی محمد علی صاحب نے مسئلہ نبوت کو تمام اختلافات کی جڑ قرار دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے لکھا تھا:-

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلافات کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے" (ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزوی نبوت میں فرق)

لیکن جب اس بات کا فیصلہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس کے متعلق جناب مولوی صاحب نے اس قدر زور دیا تھا۔ اور ایسا وقت ایسا آیا۔ جب مولوی صاحب کے اس ترکش کے تمام تیر بے کار ثابت ہو گئے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ اس بارے میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتے۔ انہوں نے اپنے سابقہ اعلان کا ذرہ بھر بھی پاس نہ کرتے ہوئے یہ لکھ دیا کہ

"اصل میں اختلاف کی جڑ یہی کفر و اسلام کا مسئلہ ہے۔ اسی کے طے ہو جانے کے بعد نبوت کا مسئلہ ایک منٹ میں حل ہو سکتا ہے" (پیغام صلح ۳ مئی ۱۹۳۶ء)

پھر جب مسئلہ کفر و اسلام حل کرنے کے لئے دیگر مساعی کے علاوہ ایک سلسلہ سوالات شروع کیا گیا۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب سے ان سوالات کے حل کرنے کی درخواست کی گئی۔ تو ایک دفعہ کچھ تھوڑا سا فرمانے کے بعد جس نے انہیں اور زیادہ الجھن میں ڈال دیا۔ بالکل خاموش ہو گئے۔ اور اس محاذ سے ہٹ کر اب انہوں نے ایک تیسرا محاذ قائم کر لیا۔ اور حسب معمول اس پر بے حد زور دے رہے ہیں۔ چنانچہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:

"جنازہ کا مسئلہ ہی لیجئے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اس کا کیا نام رکھوں۔ آج ستائیس سال اس پر لکھتے ہوئے ہو گئے کہ حضرت مسیح موعود کے چار فتوے ہیں۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز ہے۔ ہاں جو مکفر مکذب ہو۔ اس کا جنازہ جائز نہیں ایک ایک قادیانی کو اس بارہ میں ثالث ٹھہرایا گیا کہ خدا کے لئے جواب دو۔ کہ ان فتووں کا کیا جواب تمہارے پاس ہے۔ لیکن کوئی جواب نہیں ملتا" (پیغام ۲۱۔ مارچ)

اس قسم کے بار بار کے ادعا کے علاوہ پیغام (۱۴ اپریل) میں یہاں تک لکھ دیا گیا ہے کہ:-

"اصل چیز جو غور طلب ہے۔ اور جس پر سلسلہ کے تمام اختلافات کے فیصلہ کا دار و مدار ہے۔ وہ جنازہ کا مسئلہ ہے"

گویا پہلے مسئلہ نبوت کو سارے اختلاف کی جڑ اور اس کے فیصلہ کو تمام اختلافات کے فیصلہ کا ذریعہ ٹھہرایا گیا۔ پھر مسئلہ کفر و اسلام کو یہ درجہ دیا گیا۔ اور اب تمام اختلافات کے فیصلہ کا انحصار مسئلہ جنازہ پر رکھا جا رہا ہے۔ مذہبی مسائل میں یہ ہیرا پھیری بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو اپنے عقائد پر خود اطمینان حاصل نہیں۔ ورنہ انہیں بار بار اختلافات کی اصل جڑ تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئے۔ لیکن اب جس چیز پر انہوں نے تمام اختلافات کے فیصلہ کا دارومدار رکھا ہے۔ یعنی جنازہ کا مسئلہ ممکن نہیں۔ کہ اس پر بھی قائم رہ سکیں کیونکہ اس کی بنیاد جناب مولوی صاحب نے جن فتووں پر رکھی ہے۔ انہیں ایسے ڈھب سے پیش کیا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کے اتنے بلند بانگ دعوے کی بنیاد دلیل کا سا پردہ اٹھ جانے کے بعد محض ریت پر نظر آتی ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں ان حوالوں کے متعلق جناب مولوی صاحب کے ناجائز تصرف اور بے جا قطع و برید کا جو ثبوت پیش فرمایا ہے اس سے ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کے لئے اس نئے محاذ پر بھی زیادہ دیر تک ٹھہرنا ممکن نہیں۔ اور عنقریب انہیں اور ان کے ساتھیوں کو پسپائی اختیار کرنی پڑے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ حوالوں میں ناجائز تصرف اور بے جا کانٹ چھانٹ کا ثبوت جس احسن پیرایہ میں دیا ہے وہ اس مضمون سے ظاہر ہے۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ پیش کیا گیا ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ تصرف اس تصرف کے علاوہ ہے۔ جو مرزا افضل احمد صاحب کے جنازہ کی بحث کے تعلق میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

ناظرین مذکورہ بالا مضمون پڑھنے کے بعد اندازہ لگائیں۔ کہ جو شخص اپنے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالوں میں بھی اس قدر ناجائز تصرف کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس کا دعوے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اسے یہ کہنے کا کیا حق ہے۔ کہ ان تحریف کئے ہوئے فتووں کا جماعت احمدیہ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

# مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ کنجیجی (سندھ) سے ۲۲ اپریل کو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز معہ خدام بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ حضور کو بواسیر کی شکایت اور انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے ڈی۔ پی۔ ای۔ مجاہد تحریک جدید کا نکاح سلیمہ بیگم صاحبہ بنت جناب چوہدری حاکم علی صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔

## میٹریکولیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے

میٹریکولیشن کا نتیجہ شائع ہونے پر جماعت کے اکثر احباب اپنے بچوں کی تعلیم کے متعلق نظارت سے مشورہ طلب کرتے ہیں۔ نظارت اسی صورت میں مفید مشورہ دے سکتی ہے۔ جبکہ ہمارے پاس ہر قسم کی معلومات موجود ہوں۔ اس کے لئے نظارت ہذا کوشش کرتی ہے۔ کہ مختلف کالجوں کے پراسپکٹس مہیا کئے جائیں۔ اور پھر ان کی روشنی میں مشورہ دیا جائے۔ لیکن اس کے لئے نظارت کو بیرونی احباب کی امداد کی بھی ضرورت ہے۔ بعض مقامات پر بعض صنعتی ادارے جاری ہوتے ہیں۔ جہاں ٹریننگ حاصل کرکے طلباء مفید کاموں پر لگ سکتے ہیں۔ پس احباب سے درخواست ہے۔ کہ جہاں اس قسم کے ادارے جاری ہوں۔ دوست ایسے اداروں کے پراسپکٹس کی ایک ایک کاپی حاصل کرکے نظارت ہذا کو بھجوادیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

## مژدہ بہ خدام

تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی۔ کہ شعبہ ہذا کی درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اپنی مرکزی ضروریات کے لئے ایک عمارت بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اب خدام کا فرض ہے۔ کہ حضور کی اس اجازت سے صحیح طور پر فائدہ اٹھائیں۔ اور اس نیک خواہش کو جلد تر پورا کریں۔ پس تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ مرکزی ہدایات کے ماتحت عمارت کی تکمیل میں مجلس مرکزیہ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ خاکسار عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## چندہ خاص کی ادائیگی ضروری ہے

چندہ خاص کی وصولی بہت ہی کم ہوئی ہے۔ اور سال رواں ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس چندہ کے بقایا کی وصولی کی جلد کوشش کریں۔ تاکہ سال رواں کے بجٹ کا ایک معتد بہ حصہ ادا ہو سکے۔ ناظر بیت المال

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## نئی شریعت لانے والی نبوت ختم ہے نہ کہ ہر قسم کی نبوت

فرمایا "اٰخرین منھم کے قائمقام توریت کی ایک آیت تھی جس سے مسیح اسرائیلی کا گروہ مراد تھا۔ اور یہاں اٰخرین منھم سے ہمارا گروہ۔ انجیل کے ذکر پر فرمایا کہ عیسائی لوگ جو حضرت عیسےٰ کو خاتم نبوت کہتے ہیں۔ اور الہام کا دروازہ بند کرتے ہیں۔ حالانکہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسیح کے بعد ایک یوحنا گزرا ہے جس نے نبوت کی۔ اور اس کے مکاشفات کی ایک الگ کتاب انجیلوں میں ہمیشہ ساتھ رکھتے ہیں ختم نبوت پر محی الدین ابن عربی کا یہی مذہب ہے۔ کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی۔ ورنہ ان کے نزدیک مکالمہ الٰہی اور نبوت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس میں علماء کو بہت غلطی لگی ہے خود قرآن میں النبیین جیسا لفظ پڑا ہے موجود ہے۔ اس سے مراد یہی ہے۔ کہ جو نبوت نئی شریعت لانے والی تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے۔" (البدر ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء)

## بیرون ہند اور ہندوستان کی زمیندار اور شہری جماعتوں کے کارکن توجہ فرمائیں

اللہ تعالےٰ کی توفیق سے جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور براہ راست وعدے پیش کرنے والے افراد اس کوشش میں ہیں۔ کہ ان کے سال ہفتم کے وعدہ کی رقم ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء تک سو فی صدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ وہاں شہری اور زمیندار جماعتوں کو بھی اب اس کوشش میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت سے تحریک جدید کا چندہ وصول کرکے ۳۱ مئی تک مرکز میں بھیجدیں۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ اس تاریخ تک وعدوں کا پورا ہونا ان کو السابقون میں شامل کر دے گا۔

زمیندار جماعتوں کے کارکنوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے افراد نے اس فصل کے وعدے کئے ہوئے ہیں جو ۳۱ مئی تک نکل آتی ہے۔ پس شہری یا زمیندار جماعتوں کے کارکن جو رات دن محنت کرکے اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک پورا کریں گے دفتر تحریک جدید ان کی کوشش کا شکریہ ادا کرے گا۔ اور جن جماعتوں کے کارکن بحیثیت جماعت اپنے وعدے سو فی صدی یا مقررہ فی صدی پورے کریں گے ان کے نام ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء کے بعد نمایاں کرکے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس زمیندار اور شہری جماعتوں کے کارکنوں کو حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ذیل یاد رکھتے ہوئے محنت سے کام کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔

"میں امید کرتا ہوں کہ وہ خالص ایمان جو مومن کی ہمت کو بڑھاتا ہے اس سے کام لیتے ہوئے وہ (کارکن) اس وقت تک چین اور آرام نہیں کریں گے۔ جب تک تمام لوگوں کا تحریک جدید کا چندہ وصول نہ کرلیں۔"

اس سلسلہ میں بیرون ہند کے کارکنوں کو بھی اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جون ۱۹۴۱ء کے آخر تک جن احباب کے وعدے سو فی صدی پورے ہو جائیں گے۔ ان کے نام اور کارکنوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

# مسئلہ جنازہ کے متعلق حوالوں میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ناجائز تصرف

## اپنی غرض کے حصول کیلئے ناواجب قطع و برید

### ماخذ از رسالہ مسئلہ جنازہ کی حقیقت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

سب سے پہلی بات جو میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ "ثنائت بیننے کی دعوت" کے متعلق کہنا چاہتا ہوں - اور خدا جانتا ہے کہ اس بات نے میرے دل میں کس قدر رنج اور افسوس پیدا کیا ہے - اور میرے نیک ظنی کے احساسات کو کس قدر دھکا لگایا ہے یہ ہے - کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے رسالہ کے حوالہ جات میں ناجائز تصرف اور بے جا قطع و برید سے کام لیا ہے - اور قریباً سب کے سب حوالے ایسی صورت میں پیش کئے ہیں - جو دیانتداری کے اعلےٰ مقام سے بہت بعید ہے - مگر قبل اس کے کہ میں جناب مولوی صاحب موصوف کے پیش کردہ حوالوں کے مقابل پر اصل حوالے رکھ کر یہ بات ثابت کروں - کہ مولوی صاحب نے ان حوالوں کے پیش کرنے میں کانٹ چھانٹ کا طریق اختیار کیا ہے - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حوالہ جات کے معاملہ میں ناجائز تصرف صرف اسی بات کا نام نہیں ہے - کہ کوئی لفظ یا فقرہ بدل کر اس کی جگہ اپنی طرف سے دوسرا لفظ یا فقرہ رکھ دیا جاتے - یا درمیان میں سے کوئی لفظ یا فقرہ چھوڑ دیا جائے - بلکہ کسی حوالہ کے آگے پیچھے سے ایسی عبارت یا ایسے لفظ کو ترک کر دینا جو مسئلہ زیر بحث میں شرط کے طور پر ہو - یا جس سے پیش کردہ حوالہ کے صحیح معنی کی تعیین میں مدد ملتی ہو - یا جس سے اس کے معنی کی حقیقی روح کی طرف اشارہ حاصل ہوتا ہو - وغیرہ ذالک - یہ سب باتیں ناواجب تصرف کی تعریف میں داخل ہیں - اور جو شخص حوالہ جات کے پیش کرنے میں اس قسم کے بے جا تصرف کا مرتکب ہوتا ہے - اس کا یہ فعل بشرطیکہ وہ دانستہ کیا گیا ہو - اور غفلت یا جہالت کا نتیجہ نہ ہو - کبھی بھی نیک نیتی اور دیانتداری پر مبنی نہیں سمجھا جا سکتا - میں اب بھی جناب مولوی صاحب موصوف کی طرف بدنیتی کا الزام منسوب نہیں کرتا - اور خدا سے ڈرتا ہوں - کیونکہ حق یہ ہے - کہ دل کا حال سوائے علام الغیوب خدا کے کوئی نہیں جانتا - مگر ظاہری حالات یقیناً ایسے ہیں کہ وہ انسان کے جذبات نیک ظنی کو سخت دھکا لگاتے ہیں - میرے اس دعوے کی تصدیق ذیل کے نقشہ سے ہوگی - جس میں ایک طرف مولوی صاحب کے پیش کردہ حوالہ جات اور دوسری طرف اصل حوالہ جات درج کر کے یکجائی صورت میں دکھائے گئے ہیں :-

(۱)

| حوالہ پیش کردہ جناب مولوی محمد علی صاحب | اصل حوالہ |
|---|---|
| "اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے - کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے - تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے - وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں - کہ اگر یہ بات درست ہے - تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا - ....... غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا - اس | "اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے - کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے - لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے - تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے - وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں - میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے - تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں - جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں اصل بات یہ ہے - کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے - پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا - اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے - پھر میں کہتا ہوں - بچہ تو گنہگار نہیں ہوتا - اس کو جنازہ کی |

| | |
|---|---|
| لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے" (رسالہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱ بحوالہ انوار خلافت صفحہ ۹۳) | ضرورت ہی کیا ہے - بچہ کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے - اس کے پسماندگان کے لئے - اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں - ہیں" (انوار خلافت صفحہ ۹۳) |

یہ حوالہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء کی تقریر "انوار خلافت" سے ماخوذ ہے اور جیسا کہ ناظرین دیکھ رہے ہیں - جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ کی ایک درمیانی عبارت اور ایک آخری عبارت کو جسے میں نے جلی کر کے نمایاں کر دیا ہے - چھوڑ دیا ہے حالانکہ یہ دونوں عبارتیں اس حوالہ کی تشریح اور اس کے صحیح مفہوم کی تعیین کے لئے بہت ضروری ہیں - اور دیانتداری کا یہ تقاضا تھا - کہ انہیں شامل کیا جاتا - لیکن چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ سے یہ صریحاً غلط استدلال کر کے لوگوں کو اکسانا تھا - کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نزدیک ایک غیر احمدی کا جنازہ اور ایک عیسائی اور ہندو کا جنازہ ایک ہی حکم میں اور ایک ہی درجہ پر اور ایک ہی جیسا ہے (دیکھو مولوی صاحب کا رسالہ صفحہ ۲ و صفحہ ۱۴) اس لئے مولوی صاحب نے ان ضروری عبارتوں کو چھوڑ دیا - حالانکہ جیسا کہ اصل حوالہ سے عیاں ہے - بلکہ بگاڑے ہوئے حوالہ سے بھی ایک عقلمند غور کر کے سمجھ سکتا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا - کہ غیر احمدیوں - اور عیسائیوں - ہندوؤں کا جنازہ ایک حکم میں اور ایک جیسا ہے بلکہ صرف دلیل کے اشتراک کی وجہ سے ایک وسیع مثال دے کر ایک اصولی نتیجہ نکالا گیا تھا - اور وہ یہ کہ جنازہ کے معاملہ میں جس طرح ایک عیسائی کا بچہ عیسائیوں کے حکم میں ہے - اسی طرح ایک غیر احمدی کا بچہ غیر احمدیوں کے حکم میں ہے - مگر چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی غرض یہ تھی کہ ایک غلط استدلال کر کے لوگوں کو اکسایا جائے اس لئے انہوں نے حوالہ ناواجب طور پر مختصر کر کے پیش کیا - اور یہ کوشش یقیناً دیانتداری کے خلاف ہے :-

(۲)

| حوالہ پیش کردہ جناب مولوی محمد علی صاحب | اصل حوالہ |
|---|---|
| "سوال ہوا - کہ جو آدمی اس سلسلہ میں داخل نہیں - اس کا جنازہ جائز ہے - یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا - کہ اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا - اور ہمیں برا کہتا اور برا سمجھتا تھا - تو اس کا جنازہ نہ پڑھو - اور اگر خاموش اور درمیانی حالت میں تھا تو اس کا جنازہ جائز ہے" (رسالہ مولوی صاحب صفحہ ۴ بحوالہ فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۸) | "سوال ہوا - کہ جو آدمی اس سلسلہ میں داخل نہیں اس کا جنازہ جائز ہے - یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا - کہ اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا - اور ہمیں برا کہتا اور برا سمجھتا تھا - تو اس کا جنازہ نہ پڑھو - اور اگر خاموش تھا - اور درمیانی حالت میں تھا تو اس کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے - بشرطیکہ نماز جنازہ کا امام تم میں سے ہو - ورنہ کوئی ضرورت نہیں" (فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۸ ماخوذ از الحکم مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء) |

اس حوالہ میں بھی مولوی محمد علی صاحب کا ناواجب تصرف ظاہر و عیاں ہے - کہ حوالہ کی آخری عبارت کو چھوڑ دیا ہے - حالانکہ وہ حوالہ کے مفہوم کے لئے نہ صرف ایک نہایت ضروری شرط کی حامل ہے - بلکہ اس کے ذریعہ غیر مکذب اور خاموش اور برا نہ سمجھنے والے طبقہ میں ایک مزید تحدید بھی کی گئی ہے - گویا ان الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے - کہ غیر مکذب اور خاموش اور برا نہ کہنے والے لوگ دو قسم کے ہیں - ایک وہ جو غیروں کے ساتھ ملے جلے رہتے ہیں اور انہی کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں - اور انہی کی طرف ان کا میلان ہے - اور دوسرے وہ جن کے تعلقات احمدیوں کے ساتھ ہیں اور وہ احمدیوں میں ملے جلے رہتے ہیں اور گویا احمدیوں کے لئے بطور توابع کے ہیں - پس احمدی امام کی شرط لگا کر یہ بتا دیا - کہ غیر مکذب اور خاموش اور برا نہ کہنے والے طبقہ میں سے بھی صرف ان لوگوں کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے - جو احمدیوں کے زیر اثر ہیں - اور ان کے اندر مل جل کر رہتے ہیں - اور دوسروں کی نسبت احمدی امام کے پیچھے نماز جنازہ ادا کئے جانے کو پسند کرتے ہیں :-

الغرض یہ الفاظ جو جناب مولوی صاحب نے اپنے حوالہ میں چھوڑ دیئے ہیں۔ نہائت ضروری الفاظ تھے جن کے بغیر حوالہ کا صحیح مفہوم معین نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ وہ مولوی صاحب کے منشا کے خلاف تھے۔ اس لئے انہیں چھوڑ دیا علاوہ ازیں مولوی صاحب کے دل پر یہ ڈر بھی غالب نظر آتا ہے کہ ان الفاظ سے ان کے غیر احمدی ہمدردوں کا طبقہ نماز کے مسئلہ میں چونک کر ان سے بدظن نہ ہو جائے۔ میں اس جگہ یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ اس جگہ میری غرض صرف مولوی صاحب کے تصرف کی مثالیں پیش کرنا ہے۔ اور مسئلہ جنازہ غیر احمدیان کی تشریح کرنا اس جگہ مقصود نہیں۔ اس لئے میرے اوپر کے بیان یا موجودہ بحث میں آئندہ آنے والے بیانوں سے اصل مسئلہ جنازہ کے متعلق کوئی نتیجہ نہ نکالا جائے۔ اصل بحث انشاء اللہ آگے آئے گی۔ اس جگہ صرف بعض انفرادی حوالوں میں جناب مولوی صاحب کے بیجا تصرف کی مثالیں دینا اصل مقصود ہے۔

(۳)

| اصل حوالہ | حوالہ پیشکردہ جناب مولوی محمد علی صاحب |
|---|---|
| "جو مخالف بُرا نہ بولتا ہو اس کا جنازہ جائز ہے گر امام بہر حال احمدی ہو۔ خواہ وہ چاہیں تو الگ پڑھ لیں۔" (از خط مفتی محمد صادق صاحب بنام میاں غلام قادر صاحب سکن جیون جل منقولہ از رد تکفیر اہل قبلہ ۶۲ | "جو مخالف بُرا نہ بولتا ہو اس کا جنازہ جائز ہے۔" (رسالہ مولوی صاحب صفحہ ۴ بحوالہ رد تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۶۲ جو وہ بھی خود مولوی صاحب ہی تصنیف ہے۔) |

اس حوالہ میں بھی مولوی صاحب نے احمدی امام کی شرط والے الفاظ کو چھوڑ دیا ہے حالانکہ جیسا کہ ہم نے حوالہ نمبر ۲ کی ضمن میں بتایا ہے۔ یہ الفاظ نہ صرف ایک نہائت ضروری شرط کے حامل ہیں بلکہ ان سے غیر مکذب اور بُرا نہ کہنے والے بے شر طبقہ میں ایک مزید حد بندی کا بھی ثبوت ملتا ہے اس حوالہ میں جو یہ الفاظ رکھے گئے ہیں کہ "خواہ وہ چاہیں تو الگ پڑھ لیں"۔ ان سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ ان میں دو جدا جدا نماز جنازہ کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ الفاظ اس تشریح کے خلاف ہیں جو ہم نے "امام بہر حال احمدی ہو" کے الفاظ کے ماتحت کی ہے۔ کیونکہ اگر غور کیا جائے۔ تو دراصل وہ اس کے خلاف نہیں۔ بلکہ خاص قسم کے حالات کو مدنظر رکھ کر ایک مزید حد بندی کے اظہار کیلئے رکھے گئے ہیں۔ اور وہ حد بندی یہ ہے۔ کہ صرف اس صورت میں کسی غیر مکذب اور بے شر اور بُرا نہ کہنے والے شخص کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے جبکہ اس کے جنازہ کا انتظام احمدیوں کے ہاتھ میں ہو۔ مثلاً اگر کسی احمدی کی ماں یا بیوی یا بیٹی مکذب اور بُرا کہنے والی نہیں بلکہ مصدق ہے۔ اور اپنے بیٹے یا خاوند یا باپ کے ساتھ ملی جلی رہتی ہے۔ تو اس کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے۔ اور اس صورت میں اگر کوئی غیر احمدی اس کا جنازہ الگ پڑھنا چاہے تو اسے بھی اجازت دے دینی چاہیئے ظاہر ہے۔ کہ یہ الفاظ کہ "خواہ وہ چاہیں تو الگ پڑھ لیں"۔ احمدیوں کو مخاطب کر کے غیر احمدیوں کے متعلق کہے گئے ہیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جنازہ کا انتظام احمدیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور مراد ان الفاظ سے یہ ہے کہ کوئی غیر احمدی طبقہ ایسے متوفی کا جنازہ تمہارے انتظام سے الگ ہو کر اپنی امامت میں پڑھنا چاہے تو اس کے رستہ میں مزاحم نہ ہو۔ بلکہ اجازت دے دو۔ الغرض "خواہ وہ چاہیں تو الگ پڑھ لیں" کے الفاظ ہماری تشریح کے خلاف نہیں بلکہ ان میں ایک مزید حد بندی لگائی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ متوفی ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے جنازہ کا انتظام احمدیوں کے ہاتھ میں ہو۔ مثلاً وہ علاوہ مصدق ہونے کے قریبی رشتہ دار ہو اور اپنے احمدی عزیزوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہو۔ وغیرہ ذالک

(۴)

| اصل حوالہ | حوالہ پیشکردہ جناب مولوی محمد علی صاحب |
|---|---|
| اصل حوالہ میں اقرار نامہ کے الفاظ یہ ہیں "ہم اپنے تمام امور میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور بالخصوص ایسے | "مرقومہ ۱۹۰۸ء۔ موضع بھڈیار ضلع امرتسر کے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ایک معاہدہ ہوا۔ جس میں احمدیوں کی طرف |

| اصل حوالہ | |
|---|---|
| احکام کی پابندی میں جن کے متعلق عموماً غفلت ہوتی ہے۔ زیادہ توجہ رکھیں گے۔ مثلاً ہم میں کوئی احمدی کسی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے گا۔ اور جو منگنی غیر احمدی سے ہو چکی ہے۔ وہ فسخ سمجھی جائیگی اور ایسا ہی غیر احمدی کو ہم اپنا امام بروقت نماز پنجگانہ و نماز جنازہ نہ بنائیں گے۔ نہ کسی بدگو مکفر کا جنازہ پڑھیں گے۔ ہاں معمولی رنگ میں رہنے والے بے شر غیر احمدی کا جنازہ پڑھ لیں گے۔ بشرطیکہ اس وقت پیش امام جو ہو وہ احمدی ہو۔" (بدر ۱۳ مئی ۱۹۰۹ء) | سے بالصراحت یہ شرط موجود تھی۔ ہاں معمولی رنگ میں رہنے والے بے شر غیر احمدی رشتہ دار کا جنازہ پڑھ لیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے ذیل کے الفاظ اپنے قلم سے لکھے۔ "جو کچھ لکھا بہت خوب اور مبارک ہے۔" (رسالہ مولوی صاحب صفحہ ۴ ماخوذ از بدر ۱۳ مئی ۱۹۰۹ء) |

مولوی محمد علی صاحب کا یہ خیال درست نہیں کہ یہ معاہدہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ہوا تھا بلکہ حق یہ ہے۔ کہ یہ اقرار نامہ موضع بھڈیار کے احمدیوں نے خود آپس میں اپنی تنظیم اور اصلاح کے لئے کیا تھا۔ مگر بہر حال اس حوالہ میں بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نے نہائت ناواجب تصرف سے کام لیا ہے۔ کہ ایک تو باغراض مذکورہ بالا احمدی امام کی شرط کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ یہ صرف شرط ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایک ضروری تحدید یعنی حد بندی بھی ہے۔ علاوہ ازیں مولوی محمد علی صاحب نے غیر احمدیوں کے خوف کی وجہ سے جو ان کے دل پر اس قدر غلبہ پائے ہوئے ہے۔ اس حوالہ کی وہ جملہ عبارت چھوڑ دی ہے۔ جو مسائل نماز و رشتہ ناطہ میں غیر احمدیوں سے جماعت احمدیہ کی کامل علیحدگی اور انقطاع پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس عبارت کا درج کرنا مولوی صاحب کے عقائد اور مفاد کے سخت خلاف تھا۔ اس ناواجب قطع و برید میں جناب مولوی صاحب کی ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "بہت خوب اور مبارک" کو صرف اجازت جنازہ کی طرف منسوب کر سکیں۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے رسالہ صفحہ ۴ میں نہائت دلیری سے کیا ہے۔ حالانکہ اقرار نامہ کی ساری عبارت کے پڑھنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی اس بات پر تھی۔ کہ جماعت بھڈیار نے احمدیت کے مخصوص عملی مسائل پر کاربند ہونے کا تہیہ کیا ہے۔ نہ کہ مسئلہ جنازہ کی ایک ضمنی استثناء پر۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اس حوالہ میں بہت ناواجب جسارت سے کام لیا ہے۔

(۵)

| اصل حوالہ | حوالہ پیشکردہ جناب مولوی محمد علی صاحب |
|---|---|
| اصل حوالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ یہ ہیں۔ "ایک شخص نے ایک خط میرے سامنے پیش کیا۔ جو غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے دیکھ کر کہہ دیا۔ کہ اس وقت کوئی جواب میرے ذہن میں نہیں۔ آپ کے باقی حوالوں سے میں یہی سمجھتا ہوں کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا منع ہے۔ مگر اس خط کا ابھی کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ ........ ممکن ہے یہ خط بعض مخصوص حالات میں لکھا گیا ہو۔ جو مجھے معلوم نہیں۔" (الفضل مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء صلا) | "خط مرقومہ حضرت مسیح موعود جو یا تو میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کے قبضہ میں ہے۔ یا انہوں نے تلف کر دیا ہے۔ مگر جس کا اقرار انہوں نے پہلے دسمبر ۱۹۱۵ء کے جلسہ میں کیا۔ (انوار خلافت صفحہ ۹۱) اور اب ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کے الفضل میں بالفاظ ذیل کیا ہے۔ "ایک شخص نے ایک خط میرے سامنے پیش کیا۔ جو غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا تھا میں نے اسے دیکھ کر کہہ دیا۔ کہ اس کا کوئی جواب میرے پاس نہیں" (رسالہ مولوی صاحب صفحہ ۵) |

اس حوالہ کا تصرف تو کمال کو پہنچ گیا ہے کیونکہ ایک تو جناب مولوی صاحب نے بہت ناواجب دلیری سے کام لیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی عبارت سے "اُس وقت" اور "ابھی" کے الفاظ چھوڑ دیئے ہیں۔ جو اس عبارت کے صحیح مفہوم کی تعیین کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ دوسرے یہ کہ فقرہ کا اسلوب بھی بدل کر دوسرا رنگ دیدیا ہے۔ علاوہ ازیں حوالہ کا آخری حصہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اصل منشاء کو ظاہر کرنے کے لئے ازبس ضروری تھا اسے ترک کر دیا ہے۔ اور یہ فعل یقیناً دیانت کے خلاف ہے۔ یہ ایک عجیب منظر ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب تو امانت و دیانت کے تقاضے کے خلاف ہر حوالہ کو اپنے مفید مطلب رنگ دے کر کانٹ چھانٹ کر درج کرتے ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کمال دیانت داری کے ساتھ خود ایک ایسا حوالہ پیش کر رہے ہیں۔ جو بظاہر آپ کے عقیدہ کے خلاف پڑتا ہے۔ اور پیش بھی ایسے حالات میں کر رہے ہیں کہ اگر آپ یہ حوالہ پیش نہ کرتے۔ تو فریق مخالف کو اس کی اطلاع تک نہ ہوتی ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا

## ثابت شدہ امور

اوّل جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے جملہ حوالوں میں ایک نہایت ضروری شرط کے ذکر کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر حوالہ میں لازماً اور تاکیداً دُہرائی گئی ہے ترک کر دیا ہے۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ نماز جنازہ میں بہر صورت امام احمدی ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہر ارشاد میں اس امر کو صراحتاً اور تاکیداً اور تکراراً داخل کیا ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اسے بلا استثناء ہر حوالہ میں سے کانٹ چھانٹ کر خارج کر دیا ہے۔ مولوی صاحب کا یہ تصرّف یقیناً اتفاقی نہیں ہے۔ بلکہ ایک خاص اور معیّن غرض و غایت کے ماتحت اختیار کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ شرط ایک زائد چیز ہے جو اصل امر زیر بحث سے تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ جو بات کسی دوسری بات کے لئے ایک ضروری اور قطعی شرط کے طور پر رکھی گئی ہو۔ حتّٰی کہ اسے بلا استثناء ہر متعلقہ عبارت کے ساتھ لازماً دُہرایا گیا ہو اسے کوئی عقلمند غیر ضروری قرار نہیں دے سکتا۔ مگر حق یہ ہے کہ یہ شرط محض شرط ہی نہیں ہے بلکہ جنازہ غیر احمدیان کے مسئلہ کی روح کو سمجھنے اور اس کے ماحول اور حد بندی کی تعیین کرنے میں ازبس محمد اور ضروری ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں۔ اس شرط سے اس طبقہ کی مزید حد بندی مقصود ہے۔ جو مکفّر یا مکذّب یا بدگو نہیں (جن کا جنازہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک بھی ناجائز ہے) یعنے یہ شرط اس غرض سے زیادہ کی گئی ہے۔ کہ غیر مکذّب یعنی مصدق طبقہ میں سے بھی صرف اسی حصہ کا جنازہ جائز قرار دیا جائے۔ جو احمدیوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے احمدیت سے اس حد تک متاثر ہے۔ کہ وہ اپنے جنازوں کی امامت کے لئے غیر احمدیوں کی نسبت احمدی اماموں کو ترجیح دیتا ہے۔ یہ نتیجہ چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے منشار کے خلاف تھا۔ کیونکہ اس سے عملاً اور حقیقۃً ہر غیر احمدی جنازہ کی رعایت سے خارج ہو جاتا تھا۔ اور صرف احمدیت کے مصدق اور احمدیوں کے توابع ہی باقی رہ جاتے تھے جو احمدیوں کے حکم میں ہیں۔ اس لئے جناب مولوی صاحب نے اس شرط کے ذکر کو ہر حوالہ سے خارج کر دیا۔ میں اس جگہ یہ بات پھر دہرا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے اوپر کے بیان یا اس موقعہ کے دوسرے بیانوں سے اصل مسئلہ جنازہ کے متعلق کوئی نتیجہ نہ نکالا جائے۔ کیونکہ اس کا موقعہ آگے آتا ہے اس جگہ صرف جناب مولوی صاحب کے بیجا تصرّفات کی مثالوں کی ذیل میں بعض ضمنی باتیں بیان کی جارہی ہیں۔

دوم۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان سارے حوالہ جات میں ان جملہ باتوں کے ذکر کو خارج کر دیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی تنظیم کو دوسرے مسلمانوں سے جدا اور ممتاز کرتی ہیں۔ مثلاً اگر نماز پنجگانہ میں غیر احمدیوں کی اقتدا نہ کرنیکا ذکر آیا تو اسے چھوڑ دیا۔ اگر جنازہ میں غیر احمدیوں کی امامت قبول نہ کرنیکا ذکر آیا تو اسے ترک کر دیا اگر غیر احمدیوں کو لڑکی نہ دینے کا ذکر آیا تو اسے حذف کر دیا اگر غیر احمدیوں کے ساتھ احمدی لڑکی کی منگنی کے فسخ کرنے کا ذکر آیا۔ تو اسے اڑا دیا۔ گویا ہر وہ بات جو جماعت احمدیہ کی تنظیم کو غیر احمدیوں سے جدا اور ممتاز کر کے دکھاتی تھی۔ اس کے ذکر کو اپنے حوالوں سے خارج کر دیا۔ یہ کوشش جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریر میں شروع سے لے کر آخر تک واضح اور نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور ہرگز کسی اتفاقی غلطی کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ایک خاص غرض و غایت کے ماتحت اختیار کی گئی ہے۔ اور وہ غرض و غایت یہ ہے کہ ایک تو ان کے ذکر سے مولوی صاحب کے غیر احمدی ہمدرد ناراض اور بدظن ہو کر الگ نہ ہو جائیں۔ اور دوسرے ان امور میں جو گویا ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور ہم رشتہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصولی رویہ پردہ میں رہے۔ حالانکہ یہی وہ مسائل ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی بڑھوار کے تعلق میں "بہت خوب اور مبارک" قرار دیا ہے۔ مگر جناب مولوی صاحب کے لئے یہ باتیں ایسی تلخ گولی کا حکم رکھتی ہیں کہ وہ اس گولی کو کسی صورت میں نگل نہیں سکتے۔ اور جہاں بھی اسے پاتے ہیں۔ تلملا کر پھینک دیتے ہیں۔ دراصل مولوی صاحب موصوف کی یہ گھبراہٹ یونہی نہیں۔ بلکہ ان کی گھبراہٹ اس وجہ سے ہے۔ کہ یہ ساری باتیں ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔ اور تعلقات احمدیان اور غیر احمدیان کے وسیع مسئلہ کا حصّہ اور جزو ہیں۔ اور ایک دوسرے پر گہرا اثر رکھتی اور ایک دوسرے کی حقیقت کو واضح کرنے میں از حد ضروری اور ممد ہیں۔ اور اس معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصولی میلان کو ظاہر اور معیّن کرتی ہیں۔ پس جناب مولوی صاحب نے ان سب باتوں کے ذکر کو اپنے حوالوں سے خارج کر دیا۔ تاکہ جو اصولی روشنی ان مسائل کی وجہ سے مسئلہ جنازہ پر پڑتی ہے وہ پردے میں رہے۔ ایک مذہبی فرقہ کے امیر اور لیڈر ہونے کی حیثیت میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ رویہ حقیقۃً بہت ہی قابل افسوس ہے۔

سوم جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان حوالہ جات کے وہ حصّے جن سے کسی نہ کسی رنگ میں ان کے خلاف اور ہمارے حق میں استدلال ہو سکتا تھا ترک کر دیئے ہیں۔ مثلاً علاوہ ان باتوں کے جن کا ذکر فقرہ اوّل و فقرہ دوم میں گذر چکا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اوپر کے حوالوں میں سے حوالہ ۵ میں لفظی ردّوبدل سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اور الفاظ "اُس وقت" اور "ابھی" کو جو حوالہ پیش کردہ کے صحیح مفہوم کی تعیین کے لئے ازبس ضروری تھے ترک کر کے نہایت ناواجب تصرف سے کام لیا ہے۔ اسی طرح اس حوالہ کے آخری حصہ کو چھوڑ کر امانت و دیانت کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔ اور اس ساری کوشش سے جناب مولوی محمد علی صاحب کی غرض یہ ہے کہ تا ایسی باتیں جن سے مولوی صاحب کے منشار کے خلاف۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشار کے موافق استدلال ہو سکتا ہے انہیں حذف کر کے لوگوں کی نظر سے اوجھل کر دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تو یہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اور ابھی اس حوالہ کا کوئی جواب میرے ذہن میں نہیں آتا۔ اور یہ ممکن ہے کہ یہ خط بعض مخصوص حالات میں لکھا گیا ہو جو مجھے معلوم نہیں۔ مگر جناب مولوی صاحب نے اسے بالکل بدل کر اور توڑ موڑ کر یہ فقرہ بنا دیا کہ "اس کا کوئی جواب میرے پاس نہیں" یہ جسارت اور دلیری از حد قابل افسوس ہے۔

الغرض جناب مولوی صاحب نے اپنے پیش کردہ حوالہ جات میں شروع سے لیکر آخر تک ایک ہی رنگ کا تصرّف کیا ہے۔ اور اس رنگ کے اختیار کرنے میں ایک خاص غرض و غایت نظر آرہی ہے۔ جو جناب مولوی صاحب کی ذمہ وارانہ پوزیشن کو سخت دھکا لگاتی ہے۔ یہ تصرّف جو کم و بیش سارے حوالوں میں پایا جاتا ہے بظاہر حالات اچھی نیت پر شاہد نہیں۔ اور ہم یہ تلخ اور ناگوار نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ جناب مولوی صاحب نے ان حوالہ جات میں نہایت ناجائز تصرّف سے کام لیا ہے۔ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا۔ میں اب بھی مولوی صاحب موصوف کے خلاف بدنیتی کا الزام لگانے سے بہت ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں اور خدا سے استغفار کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں مجھے غلطی سے محفوظ رکھے۔ مگر اپنے موجودہ علم کی بنا پر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ ان جملہ حوالہ جات میں جنہیں جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ میں پیش کر کے ان پر مسئلہ جنازہ کی بنیاد رکھی ہے صریح طور پر ناجائز تصرف کا رنگ نظر آرہا ہے۔ لیکن انشاء اللہ یہ تصرّف مولوی صاحب کے کام نہیں آئیگا۔ اور میں خدا کے فضل سے ابھی ثابت کرونگا۔ کہ اس قطع و برید کے باوجود یہ حوالے مولوی صاحب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ معقول تشریح کے ساتھ خود

# موجودہ جنگ میں برطانیہ کیلئے خطرہ دنیا کی مذہبی آزادی کیلئے خطرہ ہے

نیروبی میں جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی نے ایک پبلک لیکچر "ہندوستانی اور جنگ" کے موضوع پر انگریزی میں دیا۔ جو بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ اس کا خلاصہ نیروبی کے اخبار "ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" مورخہ ۱۸ مارچ نے شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ "ہندوستانی اور جنگ" کے موضوع پر لیکچروں کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس میں پہلا لیکچر گذشتہ اتوار کو ہوا تھا۔ لیکچرار نے جنگ کی طرف حاضرین کو متوجہ کرتے ہوئے مذہبی نقطۂ نگاہ کے لحاظ سے اس پر بحث کرتے ہوئے ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو بائیبل میں نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں اور ہندوؤں کی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے ہندوستانیوں کے فرائض بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سب سے پہلے حبشہ میں ہجرت کر کے گئے تھے۔ اس ملک کا بادشاہ گو عیسائی تھا مگر اس نے ان کو پناہ دی۔ مہاجرین جانتے تھے۔ کہ مکہ میں ان پر جو سختی ہو رہی ہے وہ بالکل عارضی ہے۔ مگر انہوں نے اس قلیل عرصہ کے لئے بھی اپنے مذہبی فرائض پر کوئی پابندی گوارا نہ کی۔ حبشہ کے بادشاہ کے سلوک نے ان کے قلوب کو مسخر کر لیا چنانچہ جب اس پر حملہ ہوا۔ تو انہوں نے اس کی طرف سے لڑنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ حالانکہ وہاں ان کی رہائش عارضی تھی۔ ہندوؤں کے ہاں بھی اس قسم کی مثال موجود ہے مہابھارت کی جنگ میں شری کرشن جی نے ارجن کو ظالموں کے خلاف تلوار اٹھانے کے لئے کہا۔ اور بتایا کہ ایسی جنگ بالکل جائز اور حصول جنت کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ نے کہا اس وقت روئے زمین پر صرف برطانی حکومت ہی ایسی ہے جو مذہبی آزادی دیتی ہے۔ اور اس کے لئے خطرہ کے معنے گویا دنیا کی مذہبی آزادی کے لئے خطرہ ہے۔ نازی دنیا کی دوسری اقوام کو غلام بنانے اور اپنی تجارت کے لئے میدان مہیا کرنے کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ وہ مذہبی امور میں بھی مداخلت کرتے ہیں حتیٰ کہ انہوں نے بائیبل میں سے وہ تمام حصے نکال دئیے ہیں۔ جن میں یہود کا ذکر ہے۔ ان کی نئی بائیبل میں حضرت داؤد علیہ السلام کا کوئی ذکر نہیں۔ اس امر کا انکشاف اطالوی نیوز ایجنسی نے ۲۰ جون ۱۹۴۰ء کو کیا تھا۔ اگر خدانخواستہ نازی غالب آ گئے۔ تو دنیا کو روحانی اور ذہنی لحاظ سے بھی سخت نقصان پہنچے گا۔ ہٹلر کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ جرمن دنیا کی تمام قوموں سے افضل ہیں۔ ہندوستانیوں کے متعلق اس کے خیالات سخت توہین آمیز ہیں۔ وہ ہندوستانی لیڈروں کے متعلق نہایت گندے الفاظ استعمال کر چکا ہے۔ اس کے نزدیک تمام مشرقی اقوام بندر ہیں افسوس کہ بہت سے ہندوستانی نوجوان نہایت آسانی سے اس ظالمانہ نیشنل ازم کے دھوکا میں آ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء ہرگز یہ نہیں۔ کہ ایک قوم دوسری قوموں کو حقیر سمجھے لیکن ہٹلر دوسری اقوام کے کھنڈرات پر اپنی قوم کا محل تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ نازی ازم دنیا میں کبھی سرسبز نہیں ہو سکتا۔ اس نظام کے ماتحت انسانوں کو مشینوں کی طرح چلنا اور کام کرنا پڑتا ہے۔ نازی۔ فیسسٹ اور کمیونسٹ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ جن کا مقصد مذہب توحید اور عبادت الٰہی کو نیست و نابود کرنا ہے۔ ہندوستان اب برطانی قوم کے برابر درجہ حاصل کر رہا ہے۔ اگر اب جرمن آ جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ اس بدنصیب ملک کو پھر وہیں سے چلنا ہو گا۔ جہاں سے پہلے چلا تھا۔ اگر کوئی انگریز ہندوستان کے خلاف کچھ کہے تو سینکڑوں انگریز اس کی مخالفت پر کھڑے ہو جائیں گے لیکن ہٹلر کا جو عقیدہ ہو۔ ہر نازی اسی کا پابند ہے۔ خدا نہ کرے اگر نازی غالب آ جائیں۔ تو دنیا کی آزاد اقوام کی حالت ہندوستان کے اچھوتوں سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ یہ جنگ اس لئے ہو رہی ہے۔ غلط کار اور مغرور لوگوں کو آستانۂ الٰہی پر جھکائے چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ فرانس۔ پولینڈ بلجیم اور انگلینڈ میں لوگ پہلے کی نسبت زیادہ خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہیں اور اس سے اس طرح دعائیں مانگی جا رہی ہیں جیسے پہلے کبھی نہ مانگی گئی تھیں

آپ نے حاضرین سے درخواست کی کہ کفایت شعاری سے کام لیں۔ اور جفاکشی شیوہ کریں۔ یہ وہ اوصاف ہیں جو جرمنی اور اٹلی نے اپنے اندر پیدا کئے۔ مگر افسوس کہ نیت دنیا کو غلام بنانا تھی۔ ہمارا مقصد ظلم و تعدی کو نیست و نابود کرنا اور حرص و ہوا کو ختم کرنا ہونا چاہیئے۔ آج برطانی امپائر اس سے بہت مختلف ہے۔ جو آج سے دو سال قبل تھا۔ کامن ویلتھ کے ہر ممبر نے آج کفایت شعاری اور جفاکشی کو شعار بنا رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے تحریک جدید کا بھی ذکر کیا۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اپنی جماعت میں جاری فرمائی ہے۔ اور جس کی ایک شق یہ ہے کہ کسی احمدی کو ایک سے زیادہ سالن کھانے کی اجازت نہیں۔ سوائے عید یا کسی خاص تقریب کے سینما دیکھنا ممنوع ہے۔ اور لاکھوں احمدی سب دنیا میں ان

## وظائف نظارت تعلیم و تربیت کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ نے مالی تنگی کی وجہ سے اس سال اپنے بعض اخراجات میں تخفیف کی ہے۔ چنانچہ وظائف تعلیمی نظارت تعلیم و تربیت میں بھی اسی وجہ سے معتدبہ کمی کی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے۔ نظارت کو بعض وظائف بند کرنے پڑیں۔ یا نئی منظوریاں نہ دی جائیں۔ نظارت کی طرف سے جو بھی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ وہ صرف ایک سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا جاری رہنا طالب علم کی تعلیمی۔ اور اخلاقی حالت کے علاوہ بجٹ کی گنجائش پر بھی موقوف ہوتا ہے۔ صدر انجمن کا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو کر آخر اپریل تک رہتا ہے۔ اور سال کے شروع میں ہر وظیفہ خوار کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنی تعلیمی اور اخلاقی حالت کی تصدیق افسر درسگاہ سے کروا کے نظارت کو بھجوائے۔ انجمن کی مالی حالت اور بجٹ کی گنجائش کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اعلان اس لئے قبل از وقت کیا جا رہا ہے تاکہ کسی کو یہ اعتراض نہ رہے کہ اسے اس بات کا علم نہ تھا۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

## اعلان برائے فوری توجہ

اس ماہ کے ساتھ ہمارا مالی سال بھی ختم ہو رہا ہے احباب اور عہدہ داران جماعت احمدیہ جہاں دوسرے چندوں کے بقائے صاف کرنے کے لئے خاص جدوجہد میں مصروف ہوں گے۔ اس کے ساتھ چندہ نشر و اشاعت کے بقایا کو بھی جس کی رقم نہایت قلیل ہوتی ہے صاف کرنے کی کوشش کی جائے۔ چندہ نشر و اشاعت ایسی قلیل رقم کا کسی جماعت کے ذمہ بقایا رہ جانا اسے اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں کر سکتا دوسرے جس غرض کے لئے یہ چندہ کیا جاتا ہے اس کی اہمیت اور فرضیت سے سب دوست آگاہ ہیں کیونکہ یہی وہ تاریک اور پُرخطر زمانہ ہے جس میں احمدیت کی تعلیم کی نشر و اشاعت از بس ضروری ہے اس لئے

## قابل توجہ موصیان

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال $\frac{4}{1320}$ ۳۰ ہش کو ختم ہو رہا ہے۔ ہر موصی کو اپنا چندہ $\frac{4}{1320}$ ۳۰ تک ضرور داخل خزانہ کرا دینا چاہیئے۔ جس موصی کے ذمہ $\frac{4}{1320}$ ۳۰ کے بعد چھ ماہ کا بقایا ہو گا۔ اُن کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس میں پیش کر دی جائیں گی۔ اس لئے $\frac{4}{1320}$ ۳۰ تک تمام بقایا داران اپنے بقائے داخل خزانہ کرا دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

## ضروری اعلان

خانصاحب مولوی فرزند علی خانصاحب ناظر بیت المال جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ اُن کی واپسی تک خانصاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال کا کام سرانجام دیں گے۔

جوائنٹ ناظر بیت المال

## ”الفضل“ کا خطبہ نمبر

### سیکرٹریان جماعتہا احمدیہ متوجہ ہوں

ہم ہر اس احمدی دوست سے جو فی الحقیقت روزنامہ ”الفضل“ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مؤدبانہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اب انہیں کم سے کم ”الفضل“ کے خطبہ نمبر کے خریدنے میں کیا عذر ہے۔ جبکہ اس کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اور جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے علاوہ حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہو گا۔

(۱) حجم بارہ صفحہ کا ہو گا۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی خبریں یکجائی طور پر شائع کی جائیں گی۔ (۳) ہفتہ بھر کی جنگی خبروں کا مرقع پیش کیا جائیگا (۴) بیش قیمت علمی و ادبی مضامین شائع کئے جائیں گے۔

ہم سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ سے پُرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ دیکھیں کہ ہر احمدی روزانہ الفضل کا خریدار ہو جو اسے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہو؟ اور جو روزانہ الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر ضرور خریدنا چاہیئے؟

## معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خودبخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ اور بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اسکے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ہیژدہ سالہ نوجوان کے بنگئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجیئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

## ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ

### ازاں واپسی

براستہ راولپنڈی جو یکم اپریل ۱۹۴۱ء سے

اور براستہ جموں (توی) یکم مئی ۱۹۴۱ء سے

چھ ماہ کے لئے کار آمد ہوں گے

### ملتان چھاؤنی (براستہ لاہور) سے سری نگر

| | سکیم الف — براستہ راولپنڈی یا جموں توی اور واپسی کسی ایک راستہ سے — روپے | آنے | پائی | سکیم (ب) — براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے — روپے | آنے | پائی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| درجہ اول | ۱۲۰ | ۹ | — | ۱۰۵ | ۱۳ | — |
| درجہ دوم | ۷۵ | ۵ | ۰ | ۶۷ | ۱۴ | ۰ |
| درمیانہ درجہ | ۲۶ | ۱۲ | ۰ | ۲۴ | ۱ | ۰ |
| درجہ سوم | ۱۹ | ۱۰ | ۰ | ۱۸ | ۰ | ۰ |

(ان کرایہ جات میں چار سو میل کا سڑک کا سفر بھی شامل ہے)

مصور پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشیل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن ۲۲ اپریل** بی بی سی کے بیان کے مطابق جرمنی نے دشقی گورنمنٹ کے سامنے دونو ملکوں کی مستقل صلح کے متعلق اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ سب سے اہم یہ ہے کہ دشقی گورنمنٹ صدق دلی سے جرمنی کے ساتھ تعاون کرے۔ اور موسیو لاول کو وزارت میں لیا جائے۔

**لنڈن ۲۲ اپریل**۔ اس وقت یونان میں جرمن فوجیں اتھینز سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں

**لنڈن ۲۲ اپریل**۔ وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں ریزولیوشن پیش کیا ہے کہ ہندوستان کے جن صوبوں میں ڈیڈ لاک ہے۔ ان میں حکومت کے اختیارات مزید ایک سال گورنر کے پاس رہنے دیئے جائیں۔ اس کے متعلق تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جنگ کے زمانہ میں ہندوستان کے طرز حکومت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان کا خیال ملک میں زور پکڑ رہا ہے مگر اس سکیم کے نفاذ کے رستہ میں بہت دشواریاں ہیں۔ بلقانی ریاستوں کی تباہی سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ کہ کسی ملک کی یک جہتی کو توڑنا کتنا نقصان دہ

**لنڈن ۲۱ اپریل**۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر چرچل نے کہا کہ اس موقعہ پر جنگ کی صورت حالات کو زیر بحث لانا مناسب نہیں۔ سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا نے کہا کہ آسٹریلیا میں بھی یونان کی جنگ کے متعلق خبریں نہ پہنچنے سے بے چینی ہے۔ اس لئے بیان ضروری ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ یونان میں برطانوی فوجوں کے متعلق خبریں ہمیں بھی نہیں مل رہیں۔ لوگوں پر کوئی بے چینی نہیں۔ اس لئے مناسب موقعہ پر تمام پوزیشن بیان کر دی جائے گی

**لنڈن ۲۳ اپریل** یونان کے شاہ جارج نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ اتھینز کے بجائے ہمارا دارالسلطنت کریٹ ہوگا اور وہاں سے ہم برابر دشمن کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ اپائرس کے علاقہ کی یونانی فوج نے میری اور یونان گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر ہتھیار ڈال دیئے اور سمجھوتہ کر لیا ہے۔ جس کے ہم پابند نہیں۔ لڑائی نے ایسا رنگ اختیار کر لیا۔ کہ ہم نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ اٹلی اور جرمنی نے بلا وجہ ہم پر حملہ کیا۔ اس لئے ہم آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔ برطانیہ کی امداد کی آپ نے تعریف کی۔ اور کہا کہ برطانیہ ہماری مدد کو پہنچا۔ اور بہت بہادری سے لڑا۔

**لنڈن ۲۳ اپریل**۔ برطانوی طیاروں نے دشمن کے علاقہ پر پھر چھاپے مارے اور برسیٹ کی سمندری چھاؤنی کو بہت نقصان پہنچایا۔ جرمن حملہ کا زور زیادہ تر جنوب مشرقی انگلستان پر رہا۔ اور اس کے بھی ایک شہر پر۔ کئی اور جگہ بھی بم پھینکے گئے۔ مگر نقصان معمولی ہوا گزشتہ دنوں کے حملوں میں امریکن سفیر کا دفتر۔ اور سپرنگ کا ہسپتال اور سینٹ جارج کا گرجا بھی تباہ ہو گیا

**لنڈن ۲۳ اپریل**۔ کیوبا میں نازی جاسوسوں کی ایک انجمن کا پتہ ملا ہے جس کے ممبر پکڑے گئے ہیں۔ ان کے پاس سڑکوں اور چھاؤنیوں کے مکمل نقشے تھے۔ امریکہ کی بعض سمندری چھاؤنیوں کے نقشے اور کوائف بھی پکڑے گئے ہیں۔ یہ لوگ کئی ماہ سے سرگرم عمل تھے۔

**لنڈن ۲۳ اپریل**۔ ٹرینیڈاڈ کی بندرگاہ ۹۹ سال کے لئے امریکہ کو پٹہ پر دے دی گئی ہے۔ ٹرینیڈاڈ کی لیجسلیچر نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ امریکہ یہاں بحری چھاؤنی قائم کرے گا۔

**لنڈن ۲۳ اپریل**۔ برطانوی فوج کے کچھ دستے ہفتہ کی شب کو بردیہ میں اتارے گئے تھے۔ انہوں نے اہم پل اڑا دیئے۔ سامان کے گودام کو نذر آتش کر دیا۔ اور چار توپیں ناکارہ کر دیں۔ جرمن اس پر بہت حیران ہیں وہ ان میں سے صرف سات سپاہیوں کو پکڑ سکے۔ باقی سب سلامتی سے واپس پہنچ گئے۔ بردیہ سولم کے پاس ہی ہے جہاں جرمن فوجوں کی پیش قدمی روک دی گئی ہے۔ طبروق میں جس استقلال سے برطانوی فوجیں مقابلے کر رہی ہیں۔ اس پر برلین میں حیرت ظاہر کی جا رہی ہے اس سے جرمنوں کی امیدیں خاک میں مل گئی ہیں

**لنڈن ۲۳ اپریل** جرمن اخبارول کے نمائندوں نے مان لیا ہے۔ کہ یونان میں برطانوی فوجوں نے ایسے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے کہ دشمن انہیں گھیرے میں نہیں لے سکا۔ اور نہ ان کے مورچوں کو توڑ سکا۔ جنرل ویول نے آسٹریلین افواج کی بہادری کی تعریف کی ہے۔ یونان کے بارہ میں کوئی تازہ خبر نہیں آئی تاہم معلوم ہوا ہے کہ جرمن طیاروں نے بہت زور کے حملے مختلف علاقوں پر کئے۔ جنوب مغرب میں اتحادی مورچوں پر جرمن دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اپائرس کی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس فوج نے البانیہ میں کارہائے نمایاں کئے تھے۔ یہاں جرمن فوج نے اسے پیچھے سے آ لیا۔ اور بہت مجبوری میں اس نے ہتھیار ڈالے ہیں۔

**لنڈن ۲۳ اپریل** یوگوسلاویہ کی تقسیم کے بارہ میں شائع شدہ خبروں کو جرمن اور اطالوی حلقوں نے قبل از وقت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا وقت تو لڑائی کے بعد ہو گا

**لنڈن ۲۳ اپریل**۔ جبرالٹر کے ڈیفنس کے کچھ اور انتظامات کئے گئے ہیں۔ چٹان کے کنارے کے ساتھ ساتھ پشتہ بنایا گیا ہے۔ بھاری توپخانہ اور ایئر کرافٹ توپیں بھی نصب کی گئی ہیں۔

**لنڈن ۲۳ اپریل** دمشق کے بازاروں اور گلیوں میں مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں۔ خیال ہے کہ جرمن شاید مارشل پیٹان کی جگہ لاول کو دینا چاہتے ہیں۔ آزاد فرانسیسی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ پیٹان اور ڈارلاں میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ جنرل ویگان کے متعلق افواہیں پھیل رہی ہیں کہ ان کو عہدہ سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ ہٹلر نے کہا ہے کہ اگر فرانس اپنا بیڑا اس کے حوالے کر دے اور بحیرہ روم کی بندرگاہیں اس کے قبضہ میں دے دے۔ تو فرانسیسی قیدیوں کی ایک چوتھائی چھوڑ دی جائے گی۔ جرمن فوجوں کے خرچ میں کمی کر دی جائے گی اور سرحدات پر از سر نو غور کیا جائیگا

**لنڈن ۲۳ اپریل** مسٹر روزویلٹ نے کل تقریر میں کہا کہ جنگ سمندری لڑائیوں سے نہیں جیتی جا سکتی۔ اسے جمہوریت کا بچاؤ کر کے ہی جیتا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہم انگلستان کو سامان مہیا کرتے رہیں گے۔ ہر ماہ ہزاروں ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ سال بہت زیادہ مدد دے سکیں گے

**لنڈن ۲۳ اپریل**۔ وزیر ہند نے کل پارلیمنٹ میں جو تقریر کی۔ اس میں یہ بھی کہا کہ ہندوستان ہوائی جہازوں کے لئے برطانیہ کو پندرہ لاکھ پونڈ دے چکا ہے۔ اور وہ بیس لاکھ سپاہی دے سکتا ہے۔ اس نے اپنی قربانیوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ برٹش کامن ویلتھ میں برابر کے درجہ کا حق دار ہے مجھے افسوس ہے کہ جوں جوں اس کی آزادی کی منزل قریب آ رہی ہے۔ اس کے لیڈروں میں پھوٹ بڑھتی جاتی ہے۔ آئینی گتھی کو سلجھانا اس کا کام ہے۔ ہم تو صرف اس کی مدد کر سکتے ہیں۔

**رنگون ۲۳ اپریل**۔ برما نے اپنے بحری بیڑے کا پہلا جہاز تیار کر لیا ہے۔ جسے کل سمندر میں اتارا جائے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی